پاکستان آنے کا فیصلہ کیا۔ پھر یہاں ہر مخلص اور خیر خواہِ پاکستان پر جو کچھ بیتی' وہ ایک دل خراش داستان ہے۔ جنرل اکبر نے قائداعظم کے پہلے اے ڈی سی کے طور پر انھیں قریب سے دیکھا۔ وہ ان کی تعریف میں ایک عقیدت مند کی طرح رطبُ اللسان ہیں مگر باقی بیش تر سیاست دانوں اور نوابوں کے بارے میں ان کا تجربہ ومشاہدہ افسوس ناک ہے (اسی کے نتائج اہلِ پاکستان بھگت رہے ہیں)۔

ایک واقعہ بہت عبرت انگیز ہے۔ نواب جوناگڑھ کی درخواست پر انھیں اور ان کی قیمتی اشیا اور زروجواہر لانے کے لیے حکومت نے دو ہوائی جہاز کراچی سے جوناگڑھ بھیجے۔ جہازوں کی واپس کراچی آمد پر ان سے نواب کے شکاری اور پالتو کتے اور ملازمین برآمد ہوئے۔ دو کتوں پر کم خواب کی جھولیں پڑی ہوئی تھیں۔ نگران ملازم نے فخریہ کہا: اس کتے اور کتیا کی حال ہی میں شادی رچائی گئی اسی لیے وہ اپنے شادی کے جوڑے پہنے ہوئے ہیں۔ دوسرے پھیرے میں نواب صاحب اپنی تین بیگمات اور ان کے زیورات اور سازوسامان کے ساتھ تشریف لائے۔ قیمتی سامان اور زروجواہر جو حکومت کے لیے کچھ نہ کچھ مالی کشادگی کا ذریعہ ثابت ہوتے' وہیں رہ گئے۔ (ص ۱۳۹)

میری آخری منزل ایک دل چسپ اور معلومات افزا آپ بیتی ہے اور جدوجہدِ آزادی' قیامِ پاکستان اور نظمِ حکومت کی ایک عبرت خیز تاریخ بھی۔ جنرل اکبر نے یہ داستان سادہ بیانیے میں لکھی ہے' تاہم علامہ اقبال' غالب' حالی' اکبرالٰہ آبادی' اسد ملتانی اور جوش جیسے نام وَر شعرا کے (اور خود اپنے) اُردو اور فارسی اشعار کا برمحل استعمال ان کے عمدہ ذوقِ شعر کی دلیل ہے۔ یہ وضاحت ضروری ہے کہ راول پنڈی سازش والے جنرل اکبر' ایک دوسرے شخص تھے۔

اس کتاب کا سب سے تکلیف دہ پہلو املا' کمپوزنگ' پروف اور متن اشعار کی بلامبالغہ وہ ہزاروں اغلاط ہیں جن سے کتاب کا ہر صفحہ بری طرح داغ دار ہے ___ پروف خوانی' غالباً بالکل نہیں کی گئی۔ کتاب کی تقطیع کم اور کتابت قدرے خفی ہوتی تو بہتر تھا۔ (رفیع الدین ہاشمی)

تعارف کتب

☆ ۵۲ دروس قرآن ، سید طاہر رسول قادری۔ ملنے کا پتا: مکتبہ معارف اسلامی' ۳۵-ڈی' بلاک ۵' فیڈرل بی ایریا' کراچی-۷۵۹۵۰۔ صفحات: ۲۸۴۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔[اوسطاً ۳' ۴ صفحات پر مشتمل ۱۰' ۱۲ منٹ